# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21 مئی 1954

**رتن انمول سنگھ ودیگر**

**بنام**

**آتمارام ودیگراں**

[مکیر جیا، ویوین بوس اور وینکٹاراما ائیر جسٹس صاحبان]

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (XLIII، سال 1951)، دفعات 2(1)(k)، 33(1) اور (2)، 36(2) اور (4)- عوامی نمائندگی (انتخابات اور انتخابی درخواستوں کا انعقاد) ضابطے 1951، قاعدہ 2(2)— کاغذِ نامزدگی - ناخواندہ تجویز کنندہ اور تائید کنندہ کے ذریعہ دستخط کیا گیا- دستخطوں کے بجائے عکسِ انگوٹھا پر مشتمل- اس کی کوئی تصدیق نہیں- جوازیت- تصدیق- آیا رسمی طور پر ضروری ہے- یہ کس مرحلے پر موجود ہونا چاہیے- کیا جانچ پڑتال کے مرحلے پر اس کی توثیق کی جاسکتی ہے۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 33(1) کے تحت، ہر کاغذات نامزدگی کو تجویز کنندہ اور تائید کنندہ کے ذریعے "دستخط" کیا جانا چاہیے۔ جہاں کاغذات نامزدگی کا تجویز کنندہ اور تائید کنندہ (جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہے) ناخواندہ ہے اور اس لیے دستخطوں کے بجائے عکسِ انگوٹھا لگائیں اور ان عکسِ انگوٹھا کی تصدیق نہیں کی گئی ہے، تو کاغذات نامزدگی غلط ہے کیونکہ اس طرح کے معاملے میں مقررہ طریقے سے تصدیق ضروری ہے کیونکہ عوامی نمائندگی (انتخابات اور انتخابی درخواستوں کا انعقاد) ضابطہ 1951 کے اصول 2(2) کی وجہ سے، جس میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

دستخط کرنا، جب بھی دستخط کرنا ضروری ہو، ایکٹ کے تقاضوں کے مطابق سخت ہونا چاہیے اور جہاں دستخط نہیں لکھے جاسکتے ہیں اسے قواعد کے مطابق اختیار دیا جانا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تصدیق ایکٹ کے دفعہ 36(4) کے معنی میں محض تکنیکی یا غیر ضروری ضرورت نہیں ہے اور اسے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

تصدیق اور اطمینان پیشکش کے مرحلے پر موجود ہونا چاہیے اور اس طرح کی ایک ضروری خصوصیت کی مکمل کمی کو بعد میں جانچ پڑتال کے مرحلے پر تصدیق نہیں کی جا سکتی ہے اس سے زیادہ کہ کسی امیدوار کو دستخط کرنے میں کمی کی جا سکتی تھی۔

ایکٹ کا دفعہ 36 لازمی ہے اور ریٹرننگ آفیسر کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی بھی نامزدگی سے انکار کرے جب "دفعہ 33 کی کسی بھی کی توضیعات تعمیل کرنے میں کوئی ناکامی" ہوئی ہو۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 233A اور 214B، سال 1953۔

الیکشن پٹیشن نمبر 153، سال 1952 میں الیکشن ٹریبونل، لدھیانہ کے 24 جون 1953 کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

سی۔ کے۔ دپھتری، سالیسیٹر جنرل برائے بھارت، (ہر بنس سنگھ دوبیا اور راجندر نارائن، ان کے ساتھ، دیوانی اپیل نمبر 233A میں اپیل کنندہ کے لیے)

تلک راج بھاسن اور ہر بنس سنگھ دیوانی اپیل نمبر 212A میں مدعا علیہ نمبر 2 اور دیوانی اپیل نمبر 223B میں اپیل کنندہ کے لیے۔

نونیت لال دونوں اپیلوں میں جواب دہندگان نمبر 3 اور 19 کے لیے۔

21.1954 مئی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بوس نے سنایا-

لدھیانہ میں الیکشن ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف یہ دو اپیلیں ہیں۔

مقابلہ پنجاب قانون ساز اسمبلی کی دو نشستوں کے لیے تھا۔ یہ حلقہ دو رکنی حلقہ ہے، ایک نشست عام ہے اور دوسری درج فہرست ذات کے لیے مخصوص ہے۔ پہلا جواب دہندہ آتمارام ہے۔ وہ مخصوص

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نشست کے لیے امیدوار تھے لیکن ان کی نامزدگی کو جانچ پڑتال کے مرحلے پر ریٹرننگ آفیسر نے مسترد کر دیا تھا اور اس لیے وہ الیکشن لڑنے سے قاصر تھے۔ کامیاب امیدوار رتن انمول سنگھ تھے، جو دیوانی اپیل نمبر 213A، سال 1953 میں اپیل کنندہ تھے، جنرل سیٹ کے لیے اور رام پرکاش، دیوانی اپیل نمبر 213B، سال 1953 میں اپیل کنندہ، مخصوص کے لیے تھے۔ آتما رام نے موجودہ انتخابی پٹیشن دائر کی۔ الیکشن ٹریبونل نے دو سے ایک کی اکثریت سے ان کے حق میں فیصلہ کیا اور پورے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔ رتن انمول سنگھ اور رام پرکاش یہاں اپیل کرتے ہیں۔

ہمیں جس اہم سوال کا فیصلہ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ریٹرننگ آفیسر درخواست گزار کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کرنے میں درست تھا۔ جن حقائق نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا وہ درج ذیل ہیں۔ قواعد کے مطابق ہر نامزدگی کاغذ کو تجویز کنندہ اور تائید کنندہ کے ذریعے "دستخط" کیا جانا چاہیے۔ درخواست گزار نے چار کاغذات پیش کیے۔ ہر معاملے میں، تجویز کنندہ اور تائید کنندہ ناخواندہ تھے اور اس لیے دستخط کے بجائے عکس انگوٹھا لگایا گیا۔ لیکن ان عکس انگوٹھا س کی "تصدیق" نہیں کی گئی تھی۔ ریٹرننگ آفیسر نے فیصلہ دیا کہ "تصدیق" کے بغیر وہ غلط ہیں اور اس لیے انہیں مسترد کر دیا گیا۔ اہم سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس طرح کے انعقاد میں درست تھا۔ ایک ذیلی سوال بھی پیدا ہوتا ہے، یعنی، کیا یہ فرض کرتے ہوئے کہ قواعد کے تحت تصدیق ضروری ہے، مطلوبہ تصدیق حاصل کرنے میں کمی ایک غیر معقول نوعیت کی تکنیکی خرابی کے مترادف ہے جسے ریٹرننگ آفیسر عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (XLIII، سال 1951) کی دفعہ 36 (4) کے تحت نظر انداز کرنے کا پابند تھا۔

ایکٹ کے دفعہ 33 (1) میں ہر امیدوار سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ "ریٹرننگ آفیسر کو ایک نامزدگی نامہ فراہم کرے جو مقررہ فارم میں مکمل کیا گیا ہو اور امیدوار نے خود نامزدگی پر زور دیتے ہوئے دستخط کیا ہو اور ذیلی دفعہ (2) میں تجویز کنندہ اور تائید کنندہ کے طور پر مذکور دو افراد کے ذریعے"۔

ذیلی دفعہ (2) کہتی ہے کہ۔

"کوئی بھی شخص جس کا نام اندراج شدہ ہے وغیرہ تجویز کنندہ یا تائید کنندہ کے طور پر دستخط کر سکتا ہے جتنا کہ نامزدگی کے کاغذات پر کیے جانے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تنازعہ "دستخط" لفظ پر مرکوز ہے جس کی وضاحت ایکٹ میں نہیں کی گئی ہے۔

دفعہ 33 کے ذیلی دفعہ (1) میں مذکور مقررہ نامزدگی فارم گوشوارہ II میں پایا جاتا ہے۔ اس نوعیت میں ہمارے پاس درج ذیل ہیں:-

"9. تجویز کنندہ کا نام

..............................................................

12. تجویز کنندہ کے دستخط

13. تائید کنندہ کا نام

..............................................................

16. تائید کنندہ کے دستخط۔"

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں لفظ "دستخط" کے معنی کے تیرہ طریقے سے بتائے گئے ہیں، جن میں سے زیادہ تر یا تو متروک ہیں یا خال ہی کبھی استعمال ہوتے ہیں۔ صرف دو جن کا موجودہ معاملے سے کوئی حقیقی تعلق ہو سکتا ہے وہ درج ذیل ہیں:

1. "اصل میں کسی دستاویز کے نچلے حصے پر (اپنا نام یا نشان) لکھنا، خاص طور پر گواہ یا مقابلہ کرنے والے فریق کے طور پر؛ اپنے نام پر دستخط کرنا۔

اس معنی کو "خال ہی کبھی" کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

2. " اپنے نام پر دستخط کرنا؛ اپنے نام پر دستخط کر کے رضامندی یا پیروی کی نشاندہی کرنا؛ دستخط کر کے تصدیق کرنا۔

یہ اس کا جدید معنی معلوم ہوتا ہے، اور یہ لفظ "نشان" کو دیئے گئے معنی میں سے ایک ہے، یعنی "اپنے دستخط کو شامل کر کے تصدیق کرنا یا تصدیق کرنا؛ (دستاویز) وغیرہ میں اپنا نام لگانا"۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سٹر اؤنڈ کی جوڈیشل ڈکشنری، تیسر اایڈیشن میں بھی درج ذیل پایا جاتا ہے::

" دستخط..(1)' دستخط کرنے کا مطلب ہے مقررہ قواعد و ضوابط کے مطابق کسی چیز کے تحت لکھنا جہاں ایسی کوئی چیز موجود ہو۔ لیکن اگرچہ یہ لفظ کا سخت بنیادی معنی ہے، لیکن بعض اوقات، مثال کے طور پر، کسی وصیت کی تصدیق میں، اس کا مطلب 'رضامندی دینا، یا تصدیق کرنا' یا 'اس پر لکھا ہوا' سمجھا جا سکتا ہے۔

(3) 'سبسکرپشن دستخط کرنے کا ایک طریقہ ہے؛ یہ واحد طریقہ نہیں ہے': انتخابی کاغذات کے معاملے میں مہر بند، یا دستخط کا دیگر مکینیکل تاثر اچھا ہے۔

یہ واضح ہے کہ یہ لفظ دستخط کرنے کے مختلف طریقوں کی نشاندہی کرنے کے لیے مختلف معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس میں نشان لگانا بھی شامل ہے۔ جنرل کلاز ایکٹ یہ بھی کہتا ہے کہ۔

"'ایک ایسے شخص کے حوالے سے جو اپنا نام لکھنے سے قاصر ہے، اس میں 'نشان' شامل ہے۔

لیکن یہ اس بات سے مشروط ہے کہ ایکٹ کے موضوع یا سیاق و سباق میں کچھ بھی ناگوار نہیں ہے۔ ہماری رائے میں، معاملے کا محور وہیں ہے۔ ہمیں ایکٹ سے ہی یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا "دستخط" اور "دستخط" کا مطلب ایک ہی ہے اور کیا انہیں نشان لگانے کو شامل کرنے کے لیے لیا جا سکتا ہے۔ ٹریبونل کے اکثریت کے فیصلے میں کہا گیا ہے کہ "دستخط" اور "دستخط" ایکٹ میں ایک ہی معنی میں استعمال نہیں ہوتے ہیں کیونکہ لفظ "دستخط" کو ایک خاص معنی دیا گیا ہے اور لفظ "دستخط" کو کوئی خاص معنی نہیں دیا گیا ہے، اس لیے ہمیں "دستخط" کو اس کے عام معنی میں استعمال کرنا چاہیے؛ اور اس کا عام معنی "دستخط" کرنا ہے لیکن ایکٹ کے ذریعے مقرر کردہ خاص طریقے سے "دستخط" کرنا نہیں بلکہ عام طریقے سے؛ اس لیے ہمیں جنرل کلاز ایکٹ کو اس کے عام معنی کے لیے دیکھنا چاہیے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب اسے اس کے عام معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں ایک نشان بنانا شامل ہوتا ہے۔

ہم ٹریبونل کے فاضل چیئرمین سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ غلط استدلال ہے۔ جنرل کلاز ایکٹ میں عوامہ نمائندگی ایکٹ کے علاوہ "دستخط" لفظ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، اور اگر عوامہ نمائندگی ایکٹ میں "دستخط" کے لیے دیے گئے خاص معنی کو خارج کرنا نا مناسب ہے کیونکہ لفظ "دستخط" کی وضاحت کی گئی ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور "دستخط" نہیں کیا گیا ہے، تو جنرل کلاز ایکٹ میں "دستخط" کی خصوصی تعریف درآمد کرنا بھی اتنا ہی نامناسب ہے کیونکہ یہ بھی صرف "دستخط" کی وضاحت کرتا ہے نہ کہ "دستخط" کی، اور یہ بھی کہ عوامہ نمائندگی ایکٹ کا "موضوع" اور "سیاق وسباق" ظاہر کرتا ہے کہ دستخط کی تحریر اور "دستخط" بنانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک نشان کی دادرسائی مختلف طریقے سے کیا جانا چاہیے۔

مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے ہمارے لیے ایکٹ کا تجزیہ کیا اور نشاندہی کی کہ لفظ "دستخط" صرف حصہ V کے باب I میں استعمال ہوتا ہے جو امیدواروں کی نامزدگی سے متعلق ہے جبکہ ہر دوسری جگہ لفظ "دستخط" استعمال ہوتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایسا کیوں ہونا چاہیے جب تک کہ، جیسا کہ فاضل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے تجویز کیا گیا تھا، قانون سازیہ اس حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ تجویز کنندہ اور تائید کنندہ محض نامزدگی فارم پر امیدوار کے دستخط کی تصدیق کے ذریعے دستخط نہیں کر رہے ہیں بلکہ دراصل خود اس شخص کو انتخاب کے لیے ایک موزوں امیدوار کے طور پر پیش کر رہے ہیں اور ایک ایسے شخص کے طور پر جس کے لیے وہ تصدیق کرنے کے لیے تیار ہیں، یہ بھی کہ امیدوار کے دستخط فارم میں درج کردہ حقائق کی درستگی کے لیے محض تصدیق سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ اس کی نامزدگی پر رضامندی درآمد کرتا ہے۔ ہمیں لگتا ہے کہ فاضل سالیسیٹر جنرل شاید صحیح ہے کیونکہ دفعہ 33 کی بات ہے

"ایک نامزدگی کا کاغذ جو مقررہ فارم میں مکمل کیا گیا ہو اور امیدوار نے خود نامزدگی پر رضامندی کے طور پر دستخط کیا ہو۔

لیکن یہ جو بھی ہو، فارم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "دستخط" درکار ہیں۔ "نشان" کی تعریف سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ قانون سازیہ نے اس حقیقت کو خصوصی اہمیت دی ہے کہ ناخواندہ افراد کے نام لکھنے سے قاصر ہونے کی صورت میں غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے بچنا ضروری ہے جس کے لیے ضروری ہے کہ ان کے دستخطوں کی باضابطہ طور پر تصدیق کی جائے۔ ایک خاص انداز میں۔ ان کے ارد گرد تحفظ کا ایک خاص قانونی لبادہ ڈال دیا جاتا ہے جس طرح عام قانون پردہ نشین خواتین اور ناخواندہ اور نادان افراد و دیگر افراد پر خصوصی حفاظتی احاطہ کے ساتھ عائد کیے جانے کا امکان ہے۔

اب یہ مشاہدہ کیا جانا چاہیے کہ دفعہ 2 خود کو "تشریح" دفعہ کہتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

"(1) اس ایکٹ میں، جب تک کہ سیاق وسباق دوسری صورت میں ضروری نہ ہو

........................................................................

(k) کسی ایسے شخص کے سلسلے میں 'دستخط' جو اپنا نام لکھنے سے قاصر ہے اس کا مطلب اس انداز میں تصدیق کرنا ہے جو مقرر کیا جائے۔

اس کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ جہاں کہیں بھی "دستخط" کے عنصر کو ایکٹ کی کسی بھی توضیعات میں شامل کرنا ہے، اس کی تشریح اوپر بیان کردہ معنی میں کی جانی چاہیے۔ لہذا، چاہے "سبسکرائب" "دستخط" کا مترادف ہو یا چاہے اس کا مطلب "دستخط" کے علاوہ کچھ اور ہو، یعنی ایک خاص رضامندی، "دستخط کرنے" کا عنصر موجود ہونا چاہیے: گوشوارہ اس بات کو شک سے بالاتر رکھتا ہے کیونکہ اس کے لیے کچھ "دستخطوں" کی ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجتاً ہماری رائے ہے کہ جب بھی "دستخط" ضروری ہو، "دستخط" ایکٹ کے تقاضوں کے مطابق سخت ہونا چاہیے اور یہ کہ جہاں دستخط نہیں لکھے جاسکتے ہیں اسے قواعد کے مطابق اختیار دیا جانا چاہیے۔ یہ اختیار کو مبالغہ آمیز اہمیت دیتا ہے یا نہیں، یہ ہمیں فیصلہ نہیں کرنا ہے۔ جو بات تنازعہ سے بالاتر ہے وہ یہ ہے کہ اسے ایک خاص لمحے کی بات سمجھا جاتا ہے اور اس طرح کے معاملات سے نمٹنے کے لیے خصوصی التزام کیا گیا ہے۔ اس لیے ہم اس پالیسی کو مکمل طور پر نافذ کرنے کے پابند ہیں۔

اب اگر "دستخط" کا مطلب دستخط کرنا، جسے صحیح طریقے سے نام دیا گیا ہے، اور نشان لگانا دونوں ہو سکتے ہیں (اور یہ واضح ہے کہ یہ لفظ دونوں معنوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے)، تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں دستخط کرنے اور نشان بنانے کے درمیان وہی فرق کرکے ایکٹ کی عمومی پالیسی کو نافذ کرنا چاہیے جیسا کہ ایکٹ خود "دستخط" کی تعریف میں کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ لفظ "دستخط" کی وضاحت نہیں کی گئی ہے لیکن یہ اتنا ہی واضح ہے، جب ایکٹ کو دوسرے گوشوارہ میں فارم کے ساتھ مجموعی طور پر پڑھا جاتا ہے، تو "دستخط" صرف دستخط کرنے کے معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے اور جیسا کہ ایکٹ ہمیں بالکل واضح طور پر بتاتا ہے کہ مختلف قسم کے "دستخط" کیسے کیے جاتے ہیں، ہم اسے نافذ کرنے کے پابند ہیں۔ کسی ایسے شخص کی صورت میں جو اپنا نام لکھنے سے قاصر ہو اس کے "دستخط" کی تصدیق "اس طریقے سے کی جانی چاہیے جو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقرر کیا جائے"۔ مقرر کردہ طریقہ عوام کی نمائندگی (انتخابات اور انتخابی درخواستوں کا انعقاد) ضابطے 1951 کے اصول 2(2) میں پایا جانا چاہیے۔ یہ اس طرح چلتا ہے:

"ایکٹ یا ان قواعد کے مقاصد کے لیے، ایک شخص جو اپنا نام لکھنے سے قاصر ہے، جب تک کہ ان قواعد میں دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم نہ کیا جائے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے کسی دستاویز یا دیگر کاغذ پر دستخط کیے ہیں اگر اس نے ریٹرننگ آفیسر یا پریزائیڈنگ آفیسر یا ایسے دوسرے افسر کی موجودگی میں جو الیکشن کمیشن کی طرف سے اس سلسلے میں متعین کیا جائے اور ایسے افسر نے اپنی شناخت کے بارے میں مطمئن ہونے پر اس نشان کو ایسے شخص کے نشان کے طور پر تصدیق کی ہے۔"

اس کے پیش نظر ہم واضح ہیں کہ تجویز کنندگان اور تائید کنندگان کے معاملے میں مقررہ طریقے سے تصدیق ضروری ہے جو اپنے نام لکھنے کے قابل نہیں ہیں۔

جن چار کاغذات نامزدگی سے ہمارا تعلق ہے، ان پر تجویز کنندگان اور تائید کنندگان نے معمول کے مطابق اپنے نام لکھ کر "دستخط" نہیں کیے تھے، اور چونکہ ان کے نشانات کی تصدیق نہیں کی گئی ہے، اس لیے یہ واضح ہے کہ ان پر اس خاص طریقے سے "دستخط" نہیں کیے گئے ہیں جس کی ایکٹ میں ضرورت ہے۔ اگر ان پر کسی نہ کسی طرح سے "دستخط" نہیں کیے گئے ہیں، تو یہ واضح ہے کہ انہیں "دستخط" نہیں کیا گیا ہے کیونکہ "دستخط" کرنے سے ایک "دستخط" درآمد ہوتا ہے اور جیسا کہ ایکٹ میں صرف "دستخط" کا تعین کیا گیا ہے جسے وہ ایکٹ کے مقاصد کے لیے "دستخط" کے طور پر تسلیم کرے گا، ہمارے پاس یہ موقف باقی ہے کہ چار نامزدگی کاغذات میں سے کسی میں بھی تجویز کنندہ یا تائید کنندہ کے کوئی درست دستخط نہیں ہیں۔ اس لیے ریٹرننگ آفیسر ایکٹ کی دفعہ 36(2)(d) کے تحت انہیں مسترد کرنے کا پابند تھا کیونکہ دفعہ 33 کی تعمیل کرنے میں ناکامی تھی، جب تک کہ وہ دفعہ 36(4) کا سہارا نہ لے سکے اور اسے لینا چاہیے تھا۔

یہ ذیلی دفعہ اس طرح ہے:

"ریٹرننگ آفیسر کسی بھی تکنیکی خرابی کی بنیاد پر کسی بھی کاغذات نامزدگی کو مسترد نہیں کرے گا جس کی نوعیت خاطر خواہ نہ ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا تصدیق محض تکنیکی یا غیر ضروری ضرورت ہے۔ ہم اسے اس روشنی میں نہیں دیکھ سکتے۔ جب قانون کسی خاص رسمی عمل کی پابندی کا حکم دیتا ہے تو اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اس چیز کا مواد وہاں ہونا چاہیے۔ یہاں معاملے کا مقصد دستخط لکھنے کی جگہ نشان لگانے والے شخص کی شناخت کے بارے میں وقت کے ایک خاص لمحے میں ریٹرننگ آفیسر کا اطمینان ہے۔ اگر ریٹرننگ آفیسر نے اپنی طرف سے کسی غلطی کی وجہ سے تصدیق کو چھوڑ دیا تھا اور یہ ثابت کیا جا سکتا تھا کہ وہ مناسب وقت پر مطمئن تھا، تو معاملہ مختلف ہو سکتا ہے کیونکہ مناسب وقت پر اس کی اطمینان کا عنصر، جو کہ مواد کا ہے، موجود ہوگا، اور اطمینان کو ریکارڈ کرنے کے لیے باضابطہ طور پر چھوٹ کو شاید، اس طرح کی صورت میں، غیر معقول تکنیکی طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ کہنا ناممکن لگتا ہے کہ جب قانون کسی خاص وقت پر کسی خاص افسر کے اطمینان کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کے اطمینان کو مکمل طور پر ختم کیا جا سکتا ہے۔ ہماری رائے میں، یہ توضیعات اتنی ہی ضروری اور اتنی ہی ٹھوس ہے جتنی کہ وصیت یا رہن کے معاملات میں تصدیق اور اسی بنیاد پر ہے جتنی کہ خود امیدوار کے معاملے میں "دستخط" کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دستخط اور کوئی نشان نہیں ہے تو فارم کو مسترد کرنا پڑے گا اور ان کی غیر موجودگی کو تکنیکی اور غیر معقول قرار دیتے ہوئے مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ ریٹرننگ آفیسر کا "اطمینان" جس کی قواعد میں ضرورت ہوتی ہے، ہماری رائے میں، کم اہم اور لازمی نہیں ہے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا جانچ پڑتال کے مرحلے پر متعلقہ افراد تصدیق پر مجبور کر سکتے ہیں۔ یہ تسلیم کیا جانا چاہیے کہ پیشکش کے مرحلے پر ان افراد کی شناخت کے بارے میں ریٹرننگ آفیسر کو مطمئن کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی تھی لیکن شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوشش جانچ پڑتال کے مرحلے پر کی گئی تھی۔ ریٹرننگ آفیسر اس کی تردید کرتا ہے، لیکن اگر اس مرحلے پر شناختوں کو اس کے اطمینان کے مطابق ثابت کیا جا سکتا تھا تو بھی بہت دیر ہو چکی ہوتی کیونکہ تصدیق اور اطمینان پیشکش کے مرحلے پر موجود ہونا چاہیے اور اس طرح کی ضروری خصوصیت کو مکمل طور پر چھوڑنا بعد میں اس کی توثیق نہیں کی جا سکتی کہ کسی امیدوار کے دستخط کرنے میں کمی بالکل بھی ہو سکتی تھی۔ دفعہ 36 لازمی ہے اور ریٹرننگ آفیسر کو حکم دیتا ہے کہ وہ کسی بھی نامزدگی سے انکار کرے جب کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"دفعہ 33 کی کسی بھی توضیعات کو تعمیل کرنے میں ناکامی........................................"جانچ پڑتال کے مرحلے پر ریٹرننگ آفیسر کا واحد دائرہ اختیار یہ دیکھنا ہے کہ آیا نامزدگی ترتیب میں ہیں یا نہیں اور اعتراضات کو سننا اور فیصلہ کرنا ہے۔ وہ اس مرحلے پر ضروری نقائص کو ٹھیک نہیں کر سکتا یا انہیں ٹھیک کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ سچ ہے کہ وہ کسی بھی تکنیکی خرابی کی بنیاد پر کسی بھی کاغذات نامزدگی کو مسترد نہیں کرے گا جو کہ خاطر خواہ نوعیت کا نہیں ہے لیکن وہ اس عیب کو ٹھیک نہیں کر سکتا۔ اسے اسے ویسے ہی چھوڑ دینا چاہیے جیسے وہ ہے۔ اگر یہ تکنیکی اور غیر معقول ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اسے درست نہیں کیا جا سکتا۔

ہم الیکشن ٹریبونل کے چیئرمین سے اتفاق کرتے ہیں کہ ریٹرننگ آفیسر نے ان کاغذات نامزدگی کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔ اپیلوں کو اخراجات کے ساتھ اجازت دی جاتی ہے اور دو کامیاب امیدواروں کے انتخابات کو مکمل طور پر کالعدم قرار دینے والے الیکشن ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ انتخابی درخواست کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

**اپیلوں کی اجازت ہے۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document